وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

کا

پاکیزہ بچپن

مؤلفین

محمد اسلم گل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمن
صدر

امان جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

ترجمہ

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے
پس تو محمد ﷺ پر دُرود بھیج جو تیری شان کے مناسب ہے
اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے
بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور تو مغفرت کرنے والا ہے

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
5	تمہید	1.
6	دُعائے خلیلؑ	2.
7	نوید مسیحاؑ	3.
8	والدہ ماجدہ کا خواب	4.
10	حضرت عباسؓ کا انوکھا خواب	5.
11	آپ ﷺ کی ولادت با سعادت	6.
12	بت اوندھے منہ گر گئے	7.
12	کسریٰ کے محل کے کنگرے ٹوٹ گئے	8.
14	آتش کدہ فارس بجھ گیا	9.
15	شانِ رحمۃ للعالمین ﷺ بزبانِ عیسائی راہب	10.
16	پیدائش کے وقت غیبی آواز	11.
17	محبوب ﷺ کی آمد..... **مرحبا**	12.
17	آپ ﷺ کا اسم گرامی	13.
19	آپ ﷺ کی رضاعت	14.

15.	رحمۃ للعالمین ﷺ کا شجرہ طیبہ	21
16.	آپ ﷺ کے فیوض وبرکات	22
17.	آپ ﷺ کی برکت سے بادل برس پڑے	25
18.	آپ ﷺ کا بچپن میں شق صدر	26
19.	آپ ﷺ کا شام کا سفر	27
20.	آپ ﷺ کے بارے میں یہودی راہب کی بشارت	29

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمہید

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور کامل و اکمل دُرود و سلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر جن کی مبارک محنت سے زندگی میں دلوں کو اور مرنے کے بعد قبروں کو منور فرمایا اور جن کا ظہور تمام عالم کے لئے رحمت ہے اور آپ ﷺ کی آل اولاد اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ ان کا اتباع کرنے والے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان کی طرف اُٹھائے جانے کے بعد ارض و سماء کے روحانی تعلق اور وحی کو منقطع ہوئے تقریباً چھ صدیاں گزر چکی تھیں۔ انسانیت گھٹا ٹوپ اندھیروں میں گر چکی تھی۔ تاریکیوں نے بنی آدم کو گھیرے میں لے رکھا تھا اور روشنی کی کوئی کرن دُور دُور تک نظر نہیں آتی تھی۔ امن و سلامتی نام کی کوئی چیز نہ تھی، ہر طرف اندھیر نگری تھی۔ خالق کائنات، مالک ارض و سماء کو اپنی اس مخلوقِ انسانی کے حال پر ترس آیا، رحمتِ الٰہی جوش میں آئی اور اُس نے بھٹکی ہوئی انسانیت کی رہنمائی کے لئے اولادِ ابراہیم اور نسلِ اسماعیل علیہما الصلوٰۃ

والسلام سے اپنے لاڈلے حبیب، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کو پیدا فرمایا۔

❁ دُعائے خلیلؑ ❁

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کے وقت کچھ دُعائیں مانگیں، جن کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ البقرۃ میں فرمایا ہے، ان میں سے ایک یہ دُعا بھی مانگی:

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝

(البقرۃ: ۱۲۹)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! اور اس جماعت کے اندر انہی میں سے ایک ایسے پیغمبر بھی مقرر کیجئے جو ان لوگوں کی آپ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنا کریں، اور ان کو (آسمانی) کتاب کی اور خوش فہمی کی تعلیم دیا کریں اور ان کو پاک کردیں، بلاشبہ آپ ہی ہیں بہت زبردست بڑی حکمت والے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا میں جس رسول کا ذکر ہے، تمام مفسرین کے نزدیک اُس سے مراد حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے، خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ ﷺ کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ ۚ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۝

(آل عمران: ۱۶۴)

ترجمہ: حقیقت میں اللہ نے (بڑا) احسان مسلمانوں پر کیا کہ اُنہی میں سے ایک پیغمبر (ﷺ)
اُن میں بھیجا جو اُن کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا تھا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت
کی تعلیم دیتا ہے، اور بے شک یہ لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

دوسری جگہ ارشادِ خداوندی ہے:

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ق

(سورة الجمعة: ۲)

ترجمہ: وہی ہے جس نے (عرب) کے ناخواندہ لوگوں میں اُن ہی (کی قوم) میں سے ایک پیغمبر بھیجا
جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو پاک کرتے ہیں
اور ان کو کتاب اور دانشمندی (کی باتیں) سکھاتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا قبول ہوئی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے مکہ معظّمہ کی سرزمین میں رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کو پیدا فرمایا۔

نویدِ مسیحاؑ

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی ولادتِ باسعادت سے تقریباً چھ صدیاں پہلے، جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عہدِ نبوت تھا، آپؑ کو صرف حضور اقدس ﷺ کی بشارت ہی کے لئے بھیجا گیا تھا۔ آپؑ کی کتاب کا نام بھی ''انجیل'' بمعنی ''بشارت'' تھا، جس نے آتے ہی اعلان فرمادیا:

ترجمہ از اُردو بائبل:

''وقت پورا ہوگیا ہے، خدا کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے توبہ کرو

اور خوشخبری پر ایمان لاؤ"

(بحوالہ: مرقس، باب ا، آیت ۱۵)

یہ بشارت اور خوشخبری کون سی تھی؟

جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے قرآن مجید یوں بیان فرمایا ہے:

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ
مُصَدِّقًا لِّمَابَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰۃِ وَمُبَشِّرًا م بِرَسُوْلٍ
یَّاْتِیْ مِنْ م بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ ط

(الصف: ٦)

ترجمہ: اور کہا عیسیٰ (علیہ السلام) مریم کے بیٹے نے کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، اس توراۃ کی تصدیق کرنے والا ہوں جو مجھ سے پہلے آئی ہوئی موجود ہے، اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد آئیں گے اور جن کا نام احمد (ﷺ) ہوگا۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کے بارے میں یہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صریح پیش گوئی کا ذکر ہے، جو کہ انبیاءِ بنی اسرائیل میں سے آخری نبی تھے اور اس میں واضح طور پر آپ کے اسم گرامی احمد (ﷺ) کا ذکر بھی ہے۔

والدہ ماجدہ کا خواب

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دُعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی ماں کا خواب ہوں۔ میری والدہ نے خواب دیکھا جبکہ میں (ﷺ) شکم مادر میں تھا، اِن کے بدن سے ایک نور نکلا، جس

سے شام کے محل روشن ہو گئے۔

(بحوالہ: طبقات ابن سعد: جلد اوّل)

مشکوٰۃ شریف میں شرح السنۃ کے حوالہ سے حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے:

میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اُس وقت سے خاتم النبیین لکھا ہوں جبکہ آدم علیہ السلام کا ابھی خمیر تیار ہوا تھا اور میں تمہیں اپنے ابتدائے امر کی خبر بھی دوں گا، میں ابراہیم علیہ السلام کی دُعا، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی ماں کا وہ خواب ہوں جو اُس نے مجھے جنم دیتے وقت دیکھا اور اُس کے لئے ایک نور نکلا جس سے اُس کے سامنے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی والدہ ماجدہ نے آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے اُن کے سامنے شام کے محل روشن ہو گئے۔

(بحوالہ: سیرۃ النبی ﷺ: علامہ شبلی نعمانیؒ)

❁ حضرت کعب احبارؓ سے منقول ہے کہ سابقہ کتب میں سرورِ کونین، رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی شان میں جہاں اور بہت سی باتیں تحریر ہیں، وہاں ایک بات یہ بھی ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول کی ولادت مکہ میں ہوگی، ہجرت مدینہ میں ہوگی اور حکومت و سلطنت شام میں ہوگی۔ یہ امر واقع ہے کہ شام آپ ﷺ کی مبارک زندگی میں فتح ہوا اور دین اسلام کا پرچم وہاں لہرایا گیا۔ یہ بات بھی خصوصیت کی حامل ہے کہ علاقہ شام میں سب سے پہلے بصرہ فتح ہوا۔

ملک شام کے محلات دکھانے میں ایک اشارہ یہ بھی ہے کہ یہ ملک انوارات وتجلیات کا مرکز اور منبع ہے، یہی وجہ ہے کہ رحمۃ للعالمین ﷺ کو آسمانوں کی سیر سے قبل مکہ سے شام لایا گیا۔ صنم خانوں میں خاک اُڑنے لگی۔ بُت کدے خاک میں مل گئے ،شیرازہ مجوسیت بکھر گیا۔ نصرانیت کے اوراق خزاں دیدہ ایک ایک کر کے جھڑ گئے۔ توحید کا غلغلہ اُٹھا۔ چمنستانِ سعادت میں بہار آگئی۔ آفتابِ ہدایت کی شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں۔ اخلاقِ انسانی کا آئینہ پَرتوِ قدس سے چمک اُٹھا۔ (یعنی) یتیمِ عبداللہ، جگر گوشۂ آمنہ، شاہِ حرم، حکمرانِ عرب، فرمانروائے عالمِ قدس عالمِ کائنات میں تشریف فرمائے عزت واجلال ہوئے۔

(بحوالہ: سیرۃ النبی ﷺ از علامہ شبلی نعمانیؒ)

حضرت عباسؓ کا انوکھا خواب

حضور اقدس ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ جب میرے بھائی (حضور اقدس ﷺ کے والد محترم) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہٗ پیدا ہوئے تو اُن کے چہرہ مبارک سے ایسا نور چمک رہا تھا، جیسا کہ سورج کا نور چمکتا ہے۔ اُن کے والد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہٗ نے اپنے صاحبزادہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہٗ کو دیکھ کر فرمایا کہ میرے اس بیٹے (حضرت عبداللہؓ) کی نرالی شان ہوگی۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا جو کہ

اس طرح تھا:

''میرے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ناک مبارک سے ایک سفید پرندہ نکلا اور اس نے مشرق ومغرب میں پرواز کی۔ پرواز کرنے کے بعد وہ بیت اللہ شریف پر آکر بیٹھ گیا، اہل قریش نے اس کو سجدہ کیا، پھر وہ زمین وآسمان کے درمیان اُڑا''۔

اس خواب کو میں نے ایک کاہنہ کے سامنے بیان کیا تو اس نے کہا:

اگر تیرا یہ خواب سچا ہے تو (حضرت عبداللہؓ) کی پشت اقدس پر ایسا فرزند ارجمند ظاہر ہوگا کہ تمام مشرق ومغرب والے اس کے تابع ہو جائیں گے۔

(خصائص کبریٰ للسیوطیؒ، جلد ا، ص ۱۳۱)

آپ ﷺ کی ولادت باسعادت

اللہ جل شانہٗ نے جب اپنے لاڈلے حبیب، رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کو اس دُنیا میں بھیجا تو انداز بھی سب سے نرالا تھا۔ جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے اس کی ناف کو آنت سے جدا کیا جاتا ہے، اس کو نہلایا جاتا ہے، لیکن حضور اقدس ﷺ کی جب ولادتِ باسعادت ہوئی تو آپ ﷺ کی ناف بریدہ تھی، یعنی ناف پہلے سے ہی کٹی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ مختون پیدا ہوئے، یعنی آپ ﷺ کا ختنہ پہلے سے ہوا تھا۔ آپ ﷺ کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جس طرح کسی نے دھودھلا کر، پاک کرکے اس دُنیا میں پہنچا دیا ہو۔ درحقیقت آپ ﷺ بڑی شان والے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ

نے اپنے لاڈلے حبیب کو اپنے شایانِ شان پاک وصاف پیدا فرمایا۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ جب اس دُنیا میں تشریف لائے تو تھوڑی ہی دیر بعد آپ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور سیدھے ہاتھ کی انگلی کو اٹھایا، جس طرح اللہ جل شانہٗ کی وحدانیت کی گواہی دی جاتی ہے، کیونکہ اس دُنیا میں توحید کا پرچار کرنے والا تشریف لے آیا، ساری دنیا کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا تعارف کروانے والا تشریف لے آیا۔ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کے سامنے سارا عالم روشن ہو گیا۔ ایک نور پھیلا، سارا گھر روشن ہو گیا، ملک شام نظر آیا، فارش نظر آیا، حیرہ نظر آیا اور سلطنت رومہ کے محل نظر آئے۔

بُت اوندھے منہ گر گئے

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی ولادتِ باسعادت پر ساری دُنیا کے بت زمین پر گر گئے، مغرور بادشاہوں کے تخت اُلٹ گئے، جو بادشاہ اس وقت دربار سجائے بیٹھے تھے اور ان کے سروں پر تاج رکھے تھے وہ اچھل کر زمین پر جا گرے۔ ایک سمندر کی مچھلیوں نے دوسری سمندر کی مچھلیوں کو جا کر مبارکباد دی کہ کائنات کا سردار تشریف لے آیا ہے۔

کسریٰ کے محل کے کنگرے ٹوٹ گئے

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی جب ولادتِ باسعادت ہوئی تو کسریٰ

کے محل میں ایسا زلزلہ آیا کہ اس کے محل کے چودہ کنگرے گر گئے اور محل کے صحن میں شگاف پڑ گیا۔ اُس نے نجومیوں کو بلایا کہ میرا اتنا مضبوط محل، جس کو انسان توڑ نہیں سکتا تھا، محل کے کنگرے گر گئے ہیں، یہ ایسا کیوں ہوا؟ بتایا گیا کہ عرب کے شہر مکہ میں نبی آخرالزماں (ﷺ) پیدا ہوا ہے، وہ بڑی شان والا ہے، اب دوسروں کی سرداری کا زمانہ ختم ہو گیا ہے۔

کسریٰ کے محل کا نام "قصرِ ابیض" White Palace تھا۔ یہ محل سفید سنگ مرمر کا بنا ہوا تھا۔ اس کی تعمیر میں سفید سنگ مرمر کے ستون استعمال کئے گئے تھے۔ یہ محل تعمیر کے لحاظ سے ایسا مضبوط تھا کہ ابوجعفر منصور نے اپنے زمانے میں اس کو توڑنے کا حکم دیا تا کہ اس کا پتھر استعمال کیا جا سکے، تو اس کے وزیر خالد برمکی نے مشورہ کیا کہ اسے نہ توڑیں، یہ ٹوٹے گا نہیں اور معلوم کیا گیا تو پتہ چلا کہ توڑنے کا خرچہ زیادہ آئے گا اور نیا پتھر لگانے کا خرچہ کم آئے گا۔

ابوجعفر منصور نہ مانا اور اُس نے کہا کہ اس محل کو توڑا جائے، جب توڑنے لگے تو بہت مشکل پڑ گئی۔ اب ابوجعفر منصور کو معلوم ہوا کہ توڑنے کا خرچہ تو نئے پتھر سے بھی زیادہ ہے، اس نے کہا کہ اسے چھوڑ دو، نیا پتھر لگایا جائے۔ اب اس کے وزیر خالد برمکی نے کہا کہ اسے ضرور توڑنا چاہئے۔ ابوجعفر منصور نے کہا، وہ کیوں؟ خالد برمکی نے جواب دیا کہ آنے والی نسلیں کیا کہیں گی؟ کہ یہ لوگوں کے بنے ہوئے گھر ہی نہ توڑ سکے، لہٰذا اس کو ضرور توڑا جائے، چنانچہ اس محل کو توڑا گیا اور اس کا نشان ہی مٹ گیا، کچھ کھنڈر شاید باقی ہوں۔

جب رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی پیدائش ہوئی تو کسریٰ کے اس محل کے چودہ برج ایک دھماکے کے ساتھ زمین پر جا گرے۔

(بحوالہ: شانِ محمد ﷺ کے مثالی واقعات)

آتش کدہ فارس بجھ گیا

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی ولادتِ باسعادت پر ساری کائنات میں ہلچل مچ گئی۔ آتش کدہ فارس کو ایک ہزار برس ہو چکے تھے اور ایک پل کے لئے بھی آگ بجھنے نہیں پاتی تھی، اس کو جلاتے رہتے تھے، ساگوان، عود، دارچینی، آبنوس، عروت اور عنبر کی لکڑیوں سے یہ آگ جلائی جاتی تھی، جس سے خوشبو بھی پھیلتی تھی اور آگ بھی جلتی رہتی تھی۔

فارس میں ضحاک کے زمانے سے آگ کی پرستش شروع ہوئی۔ ضحاک شکار کو نکلا ہوا تھا، ایک سانپ حملہ آور ہوا، اس نے سانپ کو پتھر مارا، پتھر آگے پتھر پر پڑا، اس سے شعلہ نکلا، اس شعلے نے سانپ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، اس نے کہا یہی (آگ) میرے لئے نجات دہندہ ہے، یہاں سے آگ کی پرستش فارس (ایران) میں داخل ہوئی۔

اللہ اکبر! آپ ﷺ کی اس دُنیا میں تشریف آوری پر آتش کدہ فارس کی آگ ایک دم بجھ کر راکھ ہوگئی۔ اب سارے لوگ حیران کہ یہ کیا ہوا؟ یہ آگ کیسے بجھ گئی؟ اب یہ لکڑی ڈال رہے ہیں، وہ جلتی ہی نہیں۔ لوگ بھاگے بھاگے

نوشیروان کے پاس آئے.....عالم پناہ! ایک ہزار برس سے جلنے والی آگ اچانک بجھ گئی.....ادھر نوشیروان نے اپنے محل کے چودہ برجوں کا زمین پر گر جانے کا رونا رویا..... سب کو کہا، پتہ کرو، کیا ہو گیا ہے؟

(بحوالہ: شانِ محمد ﷺ کے مثالی واقعات)

❁ شانِ رحمۃ للعالمین ﷺ ❁

بزبانِ عیسائی راہب

نوشیروان نے ہیرا (ایک علاقہ کا نام ہے) کے بادشاہ کو لکھا کہ تیرے پاس کوئی آسمانی کتابوں کو جاننے والا ہے تو اُسے میرے پاس بھیجو۔ چنانچہ ہیرا کے بادشاہ نے اُس کے دور کے بہت بلند پایہ عیسائی عالم "عبدالمسیح" کو اُس کے پاس بھیجا تو نوشیروان نے سارا قصہ سنایا۔ عبدالمسیح نے کہا کہ میں اس کا جواب نہیں دے سکتا، میرے ایک ماموں ہیں جو شام میں رہتے ہیں، میں ان سے پوچھ کر بتا سکتا ہوں۔ چنانچہ وہ شام گئے، ان کے ماموں کا نام "سطیح" تھا۔ جب یہ وہاں پہنچے تو وہ مرض الوفات میں مبتلا تھے۔ عبدالمسیح نے اپنے ماموں سے کہا کہ آپ کے سامنے عبدالمسیح آیا ہے۔

انہوں نے آنکھیں کھولیں.....اور خود بتایا کہ تجھے ایرانی بادشاہ نے بھیجا ہے؟ اُس کے محل کے کنگرے ٹوٹ گئے ہیں اور اس کی ۱۰۰۰ برس کی چلی ہوئی آگ بجھ گئی ہے۔ عبدالمسیح نے کہا! جی ہاں

سطیح نے کہا! اُس کو جا کر کہہ دو کہ جب وہ عصا والا نبی (ﷺ) ظاہر ہوگا (آپ ﷺ کے ہاتھ میں لاٹھی ہوتی تھی) اور جب اس کے قرآن کی تلاوت ہوگی اور جب بحیرہ سلوا خشک ہوگا اور وادی سما بہہ پڑے گی تو اس دن شام، ایران (ممالک) یہ سب اس نبی (ﷺ) کی غلامی میں چلا جائے گا اور مجھے یوں لگتا ہے کہ وہ آخری نبی (ﷺ) اس دُنیا میں تشریف لے آئیں ہیں، جس کی وجہ سے یہ سب کچھ وجود میں آیا ہے۔ (بحوالہ: شانِ محمد ﷺ کے مثالی واقعات)

پیدائش کے وقت غیبی آواز

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی جب ولادتِ باسعادت ہوئی تو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے جب آپ ﷺ کو گود میں لیا تو حیران ہو کر دیکھ رہی ہیں کہ یہ بچہ کتنی اونچی شان والا ہے اور دل ہی دل میں شکر ادا کر رہی ہیں..... تھوڑی دیر بعد کیسی دیکھتی ہیں کہ گھر کی چھت پھٹ گئی اور ایک بادل اندر آ گیا اور یہ بادل پھیلا اور ایک لمحے کے لئے آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کو محسوس ہوا کہ بچہ گود میں نہیں ہے اور اس بادل کے اندر سے آواز آئی:

طُوْفُوْا بِهٖ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا لِيَعْرِفُوْا بَاسْمِهٖ وَنَعْتِهٖ وَصُوْرَتِهٖ

(اس بچہ کو مشرق و مغرب پھرا دو تا کہ سارا جہان اس کے نام کو،

صفات کو، ذات کو پہچان لے)

(بحوالہ: شانِ محمد ﷺ کے مثالی واقعات)

❁ محبوب ﷺ کی آمد..... مرحبا ❁

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی پیدائش کے موقع پر اللہ جل شانہٗ نے اپنے آخری نبی ﷺ کے اعزاز میں ربیع الاول سے اگلے ربیع الاول تک پوری دنیا میں ہر عورت کو بیٹا دیا، بیٹی کسی کو نہیں دی۔ خوشی کا یہ عالم تھا کہ ایک سمندر کی مچھلیوں نے دوسرے سمندر کی مچھلیوں کو جا کر مبارکباد دی۔

- ❁ بت اوندھے منہ گر رہے ہیں
- ❁ آگ بجھ رہی ہے
- ❁ آسمانوں میں چراغاں
- ❁ فضاؤں میں خوشیاں
- ❁ سمندروں میں خوشیاں

کیونکہ..... اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا لاڈلا حبیب، رحمۃ للعالمین ﷺ اس دُنیا میں تشریف لائیں ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

❁ آپ ﷺ کا اسم گرامی ❁

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی ولادت کے بعد آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ نے آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب کو پیغامِ مسرت بھیجا، وہ خوشی خوشی گھر تشریف لائے، اپنے لختِ جگر کی نشانی کو گود میں لیا اور خانہ کعبہ میں لے

گئے، وہاں دُعا مانگی اور واپس لائے اور دادا ہی نے اپنے اِس دُرِ یتیم کا نام ''محمد'' (ﷺ) رکھا، جبکہ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے آپ ﷺ کا نام ''احمد'' رکھا تھا۔ (بحوالہ: سیرۃ امام الانبیا ﷺ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (۱) میں محمد (ﷺ) ہوں (۲) احمد (ﷺ) ہوں (۳) میں ماحی (ﷺ) یعنی کفر کو مٹانے والا ہوں (۴) میں حاشر (ﷺ) ہوں، یعنی لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

رحمۃ للعالمین ﷺ کے پاک ارشاد کا مفہوم ہے کہ زمین پر میرا نام محمد (ﷺ) اور آسمان پر احمد (ﷺ) ہے۔ اسی طرح توریت میں اسم مبارک محمد (ﷺ) اور انجیل میں احمد (ﷺ) ہے۔ محمد (ﷺ) کا اصل مادہ حمد ہے اور حمد کے معنی تعریف کے ہیں۔ کسی کے اخلاقِ حمیدہ، اوصاف پسندیدہ، محاسن و کمالات، فضائل و مناقب کو محبت و عقیدت کے ساتھ بیان کرنا حمد کہلاتا ہے۔ محمد (ﷺ) کے معانی علماء کرام نے یہ بیان کئے ہیں کہ وہ ذاتِ اقدس جس کے حقیقی فضائل و خصائل کو کثرت کے ساتھ بار بار بیان کیا جائے۔ خالقِ کائنات نے خود اپنے محبوب، سرورِ کونین، رحمۃ للعالمین ﷺ کی تعریف فرمائی ہے جو اکرام خداوندی کا عظیم شاہکار ہے۔ لطفِ کرم یہ کہ ایسی تعریف اور کوئی نہیں کر سکا۔ ارشاد خداوندی ہے:

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

ترجمہ: (میرے محبوب ﷺ) اور ہم نے آپ (ﷺ) کا ذکر بلند کیا۔

❁ آپ ﷺ کی رضاعت ❁

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی ولادت باسعادت کے بعد آپ ﷺ کو سب سے پہلے آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ نے اپنا دودھ پلایا اور دو، تین روز کے بعد چند دِن کے لئے حضرت ثوبیہ نے دودھ پلایا جو کہ ابولہب کی کنیز تھیں اور بعد میں انہیں آزاد کر دیا گیا۔

(بحوالہ: سیرۃ امام الانبیا ﷺ)

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی رضاعت وتربیت کی ذمہ داری حضرت حلیمہ سعدیہ نے سنبھالی۔ اس زمانے میں عام دستور تھا کہ شہر کے رؤسا شرفا اپنے شیر خوار بچوں کو دیہات میں بھیج دیتے تھے۔ اس رواج کا اصل سبب یہ تھا کہ دیہات کی صاف ستھری اور کھلی آب وہوا کی وجہ سے بچوں کی پرورش اور نشوونما اچھی طرح ہو۔ ان کے اندر ایسے صاف ماحول، خالص عربی اور فصاحتِ زبان کا جوہر پیدا ہوسکے، کیونکہ شہروں میں ہر قسم اور ہر ملک وقوم کے لوگوں کا آنا جانا عام ہوتا ہے اور ان کے باہم اختلاط سے شہری زبان خالص نہیں رہتی اور کئی غیر زبانوں کے الفاظ بھی شامل ہو جاتے ہیں، جبکہ صحرائی دیہات اس سلسلہ میں اصلی زبان کے امین ہوتے ہیں۔

حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے، جس کے راوی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ ہیں، ارشاد فرماتے ہیں: یارسول اللہ! میں نے آپ ﷺ سے بڑا فصیح اللسان کسی کو نہیں دیکھا، تو رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

اس میں میرے لئے کیا چیز مانع ہوسکتی ہے کیونکہ میں قریش میں سے ہوں، اور میرے فصیح ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ میں قبیلہ بنی سعد میں پلا ہوں۔

(بحوالہ: طبقات ابنِ سعد)

اسی دستور کے مطابق دیہاتوں سے عورتیں شہر میں آیا کرتی تھیں اور شرفاءِ شہر اپنے بچوں کو اُن کے سپرد کر دیا کرتے تھے۔ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی ولادت کے چند روز بعد قبیلہ ہوازن میں سے بنی سعد کی دس عورتیں بچوں کی تلاش میں مکہ آئیں، ان میں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔

(بحوالہ: سیرۃ امام الانبیا ﷺ)

ہر عورت کی خواہش ہوتی تھی کہ کسی مالدار کے بچے کو گود میں لوں تا کہ حقِ رضاعت اور معاوضہ اچھا ملے۔ اسی بات کے پیشِ نظر جتنے بچے صاحب ثروت لوگوں کے تھے، انہیں تو مختلف دائیوں نے اُٹھا لیا اور دُرِّ یتیم ﷺ کو لینے کے لئے کوئی عورت صرف اس بناء پر آگے نہ بڑھی کہ یہ بچہ تو یتیم ہے، باپ زندہ ہوتا تو بھی کچھ مل جانے کی توقع تھی، مگر اب ہمیں کیا مل سکے گا؟ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے بھی کسی مالدار شخص کے بچے کی تلاش کی، مگر بظاہر وہ اپنے مقصد میں ناکام رہیں۔ مگر کون جانتا تھا کہ یہ وہ ناکامی ہے، جس پر لاکھوں کامرانیاں قربان کی جاسکتی ہیں، ان کے مقدر کا ستارہ چمکنے والا ہے، دُنیا بھر کی دولتیں ان کے ہاتھ آنے والی ہیں۔ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی والدہ ماجدہ نے اپنا یتیم ان کے سپرد کیا اور آپ ﷺ کو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے اپنی گود میں لے لیا اور پھر ان کی

قسمت جاگی اور انہوں نے وہ فیوض و برکات حاصل کیے جو دوسرے نہ لے سکے۔

(بحوالہ: سیرۃ امام الانبیا ﷺ)

❁ رحمۃ للعالمین ﷺ کا شجرہ طیبہ ❁

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کا شجرہ طیبہ تحریر کیا جاتا ہے:

سیّدنا محمد ﷺ بن عبد اللہ بن عبد المطلب (شیبہ) بن ہاشم (عمرو) بن عبد مناف (مغیرہ) بن قُصی (زید) بن کلاب بن مرّۃ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر (انہی کا لقب قریش تھا اور قبیلہ قریش کا نام انہی کی طرف منسوب ہے) بن مالک بن نضر (قیس) بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ (عامر) بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اُدبن ہمیسع بن سلامان بن عوص بن یوز بن قموال بن اُبی بن عوام بن ناشد بن حزا بن بلداس بن یدلاف بن طابخ بن جاحم بن ناحش بن ماخی بن عیض بن عبقر بن عبید بن الدعا بن حمدان بن سبر بن یثربی بن یحزن بن یلحن بن ارعوی بن عیض بن ذیشان بن عیصر بن افناد بن ایہام بن مقصر بن ناحث بن زارح بن سمی بن مزی بن عوضہ بن عرام بن قیدار بن اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بن ابراہیم الصلوٰۃ والسلام بن تارح (آزر) بن ناحور بن ساروع (یا ساروغ) بن راعو بن فالخ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام بن لامک بن متوشلخ بن اخنوخ (کہا جاتا ہے کہ ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ہے) بن یرد بن مہلائیل بن قینان بن آنوشہ بن

شیث علیہ الصلوٰۃ والسلام بن آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔

(بحوالہ: سیرت ابن ہشامؒ، رحمۃ للعالمین ﷺ، الرحیق المختوم)

اکثر اہل سیر نے پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کا سلسلہ نسب تین حصوں پر تقسیم فرمایا ہے، ایک حصہ جس کی صحت پر اہل سیر کا اتفاق ہے یہ عدنان تک ہے، دوسرا حصہ جس میں اہل سیر کا اختلاف ہے کسی نے توقف کیا ہے اور کوئی قائل ہے یہ عدنان سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تک ہے اور تیسرا حصہ جس میں اختلاف ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آگے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام تک ہے)

❁ آپ ﷺ کے فیوض وبرکات ❁

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کو گود میں لینے سے لے کر مدتِ رضاعت وبچپن تک بے شمار فیوض وبرکات حاصل کیے۔

ابن اسحاقؒ کی روایت ہے کہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں بنی سعد کی کچھ عورتوں کی معیت میں اپنے گاؤں سے نکلی، میرے ساتھ میرا شوہر (حارث بن عبدالعزیٰ) اور شیر خوار بچہ بھی تھا۔ قحط سالی کی وجہ سے تنگدستی کا یہ عالم تھا کہ ہمارے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ ایک مادہ خُر اور ایک بوڑھی اونٹنی ہمارے ساتھ تھی ۔ ہمارا بچہ ساری ساری رات بھوک سے بلکتا رہتا۔ نہ میری چھاتی میں دودھ تھا اور نہ ہی اونٹنی کے تھنوں میں کوئی قطرہ نظر آتا۔ مکہ معظمہ پہنچے تو میری ساتھی عورتوں میں سے ہر کسی نے ایک ایک بچہ لے لیا، مگر مجھے بچہ کوئی نہ ملا۔ جب ہم سب نے واپسی کا عزم کیا تو میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ میں خالی ہاتھ تو ہرگز نہ جاؤں گی، کم ازکم اس یتیم (ﷺ) کو ہی لے

آتی ہوں ، جسے دوسری عورتوں نے یتیم ہونے کی بناء پر نظر انداز کر رکھا تھا۔میرے شوہر نے کہا! وہی لے آؤ شاید اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اسی میں برکت پیدا فرما دے۔میں نے اس بچے کو قبول کرلیا اور اُٹھا کر اس جگہ لے آئی جہاں ہم سب نے ڈیرہ لگایا تھا۔وہاں آ کر میں نے اُسے اپنی گود میں رکھا اور اُسے دودھ پلانا شروع کیا،تو اس بچے نے خوب پیٹ بھر کر دودھ پیا۔پھر اسی وقت میں نے دوسرے بیٹے کو بھی دودھ دیا تو اس نے بھی سیر ہو کر پی لیا اور یہ دونوں سو گئے ، جبکہ اس سے قبل ایک ہی بچہ ہوتا اور پیٹ بھر کر دودھ نہ ملنے کی وجہ سے نہ وہ خود سوتا اور نہ ہی ہمیں سونے دیتا تھا۔میرا شوہر اونٹنی کے پاس سے گزرا تو محسوس کیا کہ یہ بھی دودھ سے لدی ہوئی ہے۔اُس نے دودھ دوہا اور ہم دونوں نے بھی خوب جی بھر کر دودھ پیا۔اس طرح یہ رات ہم نے بڑے خوشگوار طریقے سے گزاری۔جب ہم صبح جاگے تو میرے شوہر نے کہا! اے حلیمہ! بخدا یقین کرلو،لگتا ہے کہ تم نے تو کوئی بابرکت رُوح حاصل کرلی ہے،میں نے کہا کہ بخدا مجھے بھی یہی توقع ہے۔صبح جب ہم واپسی کے لئے روانہ ہوئے تو میں اپنی سواری پر بیٹھ گئی اور اس بچے کو بھی اپنے ساتھ ہی بٹھا لیا۔اب میری سواری اس طرح سفر کاٹ رہی تھی کہ میری دوسری ساتھی عورتوں کی سواریاں مل نہ پا رہی تھیں۔ یہاں تک کہ وہ مجھے کہنے لگیں:

”اے بنت ابی ذؤیب ! تمہارا بھلا ہو ہمارا بھی تو خیال رکھو ، کیا یہ وہی (سواری) نہیں جس پر تم ہمارے ساتھ آئی تھی؟ میں نے اُنہیں کہا! ہاں،

بخدا یہ وہی سواری تو ہے۔ تب اُنہوں نے کہا: پھر تو اس کی کوئی خاص ہی شان ہے۔ جب ہم اپنے گاؤں بنی سعد پہنچے، جہاں کی زمین بارش نہ ہونے کی وجہ سے بنجر اور ویران ہو چکی تھی، مگر جب سے یہ یتیم (ﷺ) اپنے ساتھ لے آئے تھے، ہماری بکریاں باہر سے خوب پیٹ بھر کر آتیں۔ ہم ان کا دودھ دوہتے اور پیتے، جبکہ ہمارے اپنے گاؤں کے دوسرے لوگوں کا معاملہ بدستور پہلے جیسا ہی تھا۔ یہاں تک کہ ہمارے قبیلے کے لوگوں نے اپنے چرواہوں کو یہ کہنا شروع کر دیا کہ تم بھی اپنی بکریاں وہیں چرایا کرو، جہاں بنتِ ابی ذؤیب کا چرواہا چراتا ہے"۔ (طبرانی وبیہقی)

شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

لَقَدْ بَلَغَتْ بِا لْھَا شِمِیِّ حَلِیْمَہ
مَقَا ماً عَلَا فِیْ ذَ رْ وَۃِ الْعِزِّ وَا لْمَجْدِ

وَ زَ ادَتْ مَوَا شِیْھَا وَا خْصَبَ رِبْعُھَا
فَقَدْعَمَّ ھٰذَ االسَّعْدُ کُلَّ بَنِیْ سَعْدِ

﴿ترجمہ﴾

اس ہاشمی (ﷺ) کی برکت سے حلیمہ نے عزت وشرف کا اونچا مقام پالیا،
اس کے مویشی زیادہ ہوئے، اس کا گھر سدھر گیا اور
یہ خوش بختی تمام بنی سعد کو عطا ہوئی۔
(بحوالہ: نبی رحمت ﷺ)

سُبحان اللہ ! رحمۃ للعالمین ﷺ کے فیوض و برکات سے نہ صرف حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا گھرانہ مالا مال ہوا بلکہ آپ ﷺ کی رحمتوں سے پورا بنی سعد، دیگر قبائل، اہل عرب وعجم اور سارا عالم امن وسلامتی کا گہوارہ بن گیا۔

آپ ﷺ کی برکت سے بادل برس پڑے

حضرت جہلمہ بن عرفطہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مکہ میں آیا، اس وقت ساکنان مکہ قحط کی سخت مصیبت میں گرفتار تھے، اہل قریش مل کر حضرت ابوطالب کے پاس آئے اور کہا!

اے ابوطالب! لوگ سخت مصیبت میں مبتلا ہیں، نکلو اور خدا سے مینہ (بارش) مانگو۔ پس ابوطالب نکلے اور اُن کے ساتھ ایک ایسا نورانی بچہ (ﷺ) تھا کہ گویا وہ ایک آفتاب تھا جو کالے بادلوں سے نکلا اور اس کے گرد چند بچے اور بھی تھے، (بیت اللہ شریف پہنچ کر) ابوطالب نے اس نورانی بچہ (ﷺ) کی پشت دیوار کعبہ سے لگادی، اس نورانی بچہ (ﷺ) نے انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا، حالانکہ اس وقت آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا موجود نہ تھا، مگر اس کے اشارہ سے چاروں طرف سے بادل آ گیا اور اتنا برسا کہ جنگل بہہ نکلے اور اہل شہر اور دیہات خوب سیراب ہو گئے (اور قحط کی مصیبت دُور ہوگئی)۔

(بحوالہ: خصائص کبریٰ، جلد ۱، ص ۸۶)

ابو طالب نے اپنے اشعار میں اسی طرف اشارہ کیا ہے:

وَاَبْیَضَّ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہٖ

ثَمَالَ الْیَتٰمٰی عِصْمَۃً لِّلاَرَامِلِ

وہ گورے رنگ والے کہ ان کے چہرہ انور کے صدقے میں ابر کا پانی مانگا جاتا ہے

یتیموں کی جائے پناہ اور بیواؤں کے نگہبان ہیں۔

یَلُوْذُ بِہِ الْھُلَّاکُ مِنْ اٰلِ ھَاشِمٍ

فَھُمْ عِنْدَہٗ فِیْ نِعْمَۃٍ وَّ فَوَاضِلِ

بنی ہاشم جیسے غیور لوگ ہلاکت وتباہی کے وقت ان سے التجا و فریاد کرتے ہیں

اور وہ آپ کے پاس آکر عظیم نعمتیں اور برکتیں پاتے ہیں۔

(بحوالہ: خصائص کبریٰ، جلد ۱، ص ۸۶)

آپ ﷺ کا بچپن میں شق صدر

پہلا شق صدر کا واقعہ اُس وقت پیش آیا جب آپ ﷺ حضرت حلیمہ سعدیہ (اپنی رضائی والدہ) کے پاس قبیلہ بنی سعد میں تھے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے، آپ ﷺ کو انہوں نے پکڑا اور چت لٹا دیا اور قلب مبارک کو نکالا، پھر قلب مبارک کو چیرا، اس سے خون کا ایک پھٹکا نکالا اور فرمایا یہ شیطان کا حصہ تھا، پھر جس سونے کے طشت میں زمزم کا پانی لے کر آئے

تھے، اس سے قلب مبارک کو دھویا، پھر قلب کو اپنی جگہ رکھ دیا اور سی دیا۔ (لڑکوں نے جب یہ دیکھا تو) ان کی رضاعی والدہ کے پاس دوڑے گئے اور بتایا کہ محمد (ﷺ) تو مار ڈالے گئے، وہ لوگ آئے تو آپ ﷺ کو خوف زدہ پایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اس واقعہ کو بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ٹانکے کا نشان آپ ﷺ کے سینہ مبارک پر دیکھا۔

(شمائل کبریٰ، جلد ۲، حصہ چہارم ص ۵۷)

آپ ﷺ کا شام کا سفر

رحمۃ للعالمین ﷺ کے چچا ابو طالب تجارت کرتے تھے، چنانچہ انہوں نے حسب دستور شام کا ارادہ کیا۔ سفر کی تکلیف یا کسی اور وجہ سے وہ آپ ﷺ کو ساتھ نہیں لے جانا چاہتے تھے، لیکن رحمۃ للعالمین ﷺ کو اپنے چچا (ابو طالب) سے اس قدر محبت تھی کہ جب وہ چلنے لگے تو آپ ﷺ اُن سے لپٹ گئے۔ ابو طالب نے آپ ﷺ کی دل شکنی گوارا نہ کی اور ساتھ لے لیا۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک تقریباً بارہ برس کی ہوگی۔

(بحوالہ: سیرۃ امام الانبیا ﷺ)

جب ابو طالب بصریٰ پہنچے تو ایک عیسائی (اہل کتاب) راہب کی عبادت گاہ کے قریب ڈیرہ لگایا۔ تاریخ وسیرت کی اکثر کتب حتیٰ کہ ترمذی شریف اور بعض دیگر کتب حدیث میں بھی مذکور ہے۔

قریش مکہ کے تجارتی قافلے پہلے بھی وہاں ٹھہرا کرتے تھے مگر بحیرہ راہب کبھی اپنے کمرے سے باہر نہیں آیا تھا اور نہ ہی اُس نے کبھی کسی قافلے پر توجہ دی تھی لیکن اس مرتبہ وہ اپنی خلوت گاہ سے نکلا اور اہل قافلہ کے پاس چل کر آیا، بلکہ اُس نے اُن سب کی دعوت بھی کی۔ اس نے رحمۃ للعالمین ﷺ کا دستِ مبارک پکڑا اور پوچھا کہ اس بچے کا سرپرست کون ہے؟ ابو طالب نے کہا یہ میرا بیٹا ہے۔اس راہب نے کہا کہ یہ نہیں ہوسکتا کیونکہ ہماری کتاب کے مطابق اس کا باپ تو زندہ ہی نہیں ہونا چاہیے، تو ابو طالب نے بتایا کہ یہ میرا بھتیجا ہے۔اس کے پوچھنے پر باپ کے بارے میں بتایا کہ وہ اُس وقت فوت ہوگئے تھے جبکہ یہ بچہ شکمِ مادر میں تھا۔تب اُس نے آپ ﷺ کی پشت مبارک پر دونوں شانوں کے درمیان پائی جانے والی "مہر نبوت" بھی انہیں دکھائی اور بتایا کہ یہ بچہ پیغمبر اسلام (ﷺ) بننے والا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نبوت و رسالت کے لئے منتخب کرے گا۔اہل قافلہ نے پوچھا کہ یہ باتیں تمہیں کیسے معلوم ہیں؟

اُس نے جوب دیا کہ جب تم گھاٹی سے اُتر رہے تھے تو تمام درخت اور پتھر سجدے کے لئے جھک گئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ اس بچے کے سر پر بادل کا ایک ٹکڑا سایہ کئے ہوئے ساتھ ساتھ آرہا تھا اور یہ کسی نبی کے سوا ایسا نہیں کرتے اور آپ ﷺ کے پشت مبارک پر دونوں مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت بھی اس کی علامت ہے اور جب یہ بچہ اونٹوں کو باندھ کر اس درخت کی طرف آرہا تھا تو اُسے بادل کا ایک ٹکڑا سایہ کئے ہوئے تھا اور جب آپ ﷺ درخت کے قریب

پہنچے تو قریش ساری سایہ دار جگہ پر قبضہ کر چکے تھے، آپ ﷺ آئے اور ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے تو درخت کا سایہ بھی ڈھل کر آپ ﷺ تک جا پہنچا۔ ان تمام علامتوں کے پیش نظر بحیرہ نے ابو طالب سے کہا کہ اسے اپنے ساتھ یہاں سے آگے ہرگز نہ لے جانا، ورنہ یہودی آپ ﷺ کو قتل کر دیں گے۔

(ترمذی شریف)

آپ ﷺ کے بارے میں

یہودی راہب کی بشارت

بنی قریظہ کا ایک بزرگ کہتا ہے کہ سرزمین شام کا ایک یہودی جس کا نام ابن الہیبان تھا، وہ ظہور اسلام سے دو سال قبل ہمارے پاس آیا، وہ ہمارے ہاں مقیم ہو گیا۔ اللہ کی قسم! میں نے ابھی تک کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو پانچ وقت کی نماز اتنی عاجزی سے پڑھتا ہو، جتنی عاجزی وانکساری سے وہ پڑھا کرتا تھا۔

جب بارش رُک جاتی تو ہم اس سے کہتے:

اے الہیبان! ہمارے لئے بارش کی دُعا کرو، وہ کہتا، نہیں، اللہ کی قسم! میں اُس وقت تمہارے لئے بارش کی دُعا نہیں کروں گا، جب تک تم میرے سامنے صدقہ نہ دو گے۔ ہم اس سے پوچھتے کتنا صدقہ دیں؟ وہ کہتا کہ ایک صاع کھجور یا دو مد جو صدقہ کرو۔ ہم صدقہ کرتے، پھر وہ ہمارے ساتھ پتھروں والی سرزمین کی

طرف نکلتا اور ہمارے لئے بارش کی دُعا کرتا۔

اللہ کی قسم! وہ ابھی تک اپنی جگہ ہی پر ہوتا کہ بادل آجاتے اور خوب بارش ہوتی۔ یہ واقعہ کئی مرتبہ رونما ہوا، پھر اس کی وفات کا وقت قریب آگیا، جب اس کو معلوم ہوا کہ اس کا موت کا وقت قریب ہے تو اس نے کہا!

اے گروہ یہود!

کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں سرسبز وشاداب درختوں والی زمین سے نکل کر بھوک اور تنگی کی زمین کی طرف کیوں آیا ہوں؟ ہم نے کہا: تو ہی اس کا سبب جانتا ہے۔ اس نے کہا! میں اس سرزمین پر اس لئے آیا ہوں کہ مجھے ایک نبی (ﷺ) کے ظہور کی اُمید ہے، اور اُس آخرالزماں نبی (ﷺ) کا زمانہ قریب ہے، یہ شہر (مدینہ) اُن کا دارِ ہجرت ہوگا، میں امید کرتا ہوں کہ میری زندگی ہی میں وہ مبعوث ہوں گے اور میں ان کی اتباع کروں گا، اب تمہیں وہ زمانہ میسر ہے۔

اے قوم یہود!

اُس نبی مکرم کے آگے کبھی نہ بڑھنا، بلاشبہ انہیں جہاد کرنے پر مفتوح قوم کے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنانے کی اجازت ہوگی۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ نے بنی قریظہ کا محاصرہ کیا تو بنی قریظہ کے کچھ نوجوانوں نے کہا:

اے بنی قریظہ!

اللہ کی قسم! وہ نبی مکرم (ﷺ) ہیں، بلاشبہ یہ انہیں صفات سے متصف

ہیں، پھر وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کرلیا، ان کے تمام اموال، اولاد اور خون محفوظ ہو گئے۔

(بحوالہ: شانِ محمد ﷺ کے مثالی واقعات)

اللہ جل شانہٗ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے لاڈلے حبیب، حضرت محمد ﷺ کے صدقے سے امت مسلمہ کو صحیح حسن بصیرت عطا فرمائے اور ساری انسانیت کو کامل ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

بجاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ